سوال

(499)آمین بالجہر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جہری نماز میں امام جب وَلَا الضَّآلِّين کہے تو مقتدی فوراً آمین کہہ سکتے ہیں یا جب امام کہے تو اس کی آمین سن کر مقتدی آمین کہے؟ ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ 'اِذَا قَالَ الاِمَامُ غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیہِم وَلَا الضَّآلِّین فَقُولُوا : آمین' کا مطلب یہ ہے کہ امام جب بلند آواز سے آمین کہے تو مقتدی پھر بول سکتے ہیں۔ وہ ''سنن کبریٰ'' کی کسی حدیث کا حوالہ دیتے ہیں: 'اِذَا قَالَ الاِمَامُ : وَلَا الضَّآلِّین وَقَالَ : اٰمین فَقُولُوا : آمین' آپ پوری تحقیق سے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور اہلِ علم کے نزدیک مستحب یہ ہے، کہ مقتدی کی (آمین) امام کی (آمین) کے ساتھ ہو۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان کا استدال ایک روایت سے ہے، جس کے الفاظ یوں ہے:

'اِذَا قَالَ الاِمَامُ : غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیہِم وَلَا الضَّآلِّین فَقُولُوا : آمین، فَاِنَّ المَلَائِکَةَ تَقُولُ : آمین۔ وَاِنَّ الاِمَامَ یَقُولُ : آمین۔ فَمَن وَافَقَ تَامِینُہُ تَامِینَ المَلَائِکَةِ، غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِن ذَنبِہٖ' (النسائی، ابوداود، والسراج) سنن النسائی، بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِآمِينَ ، رقم: ٩٢٧، سنن أبي داود، بَابُ التَّأْمِينِ وَرَاءَ الْإِمَامِ، رقم: ٩٣٦

یعنی ''جب امام غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیہِم وَلَا الضَّآلِّین کہے، تو تم آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں، اور اس لیے بھی کہ امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی (آمین) فرشتوں کی (آمین) سے موافق ہوتی ہے، اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَہُوَدَالٌّ عَلٰی اَنَّ المُرَادَ، المُوَافَقَةُ فِی القَولِ، وَالزَّمَانِ'

یعنی یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ موافقت سے مراد قولی اور زمانی موافقت ہے۔

اور امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'مَعنٰی قَولِہٖ اِذَا قَالَ الاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّین فَقُولُوا : آمین! اَی مَعَ الاِمَامِ، حَتّٰی یَقَعَ تَامِینُکُم، وَتَامِینُہٗ مَعًا' المعالم ٢٢٤/١

’’فقولوا آمین‘‘ کا مفہوم یہ ہے کہ امام کے ساتھ آمین کہو، حتی کہ تمہاری اور امام کی آمین اکٹھی واقع ہو۔‘‘

یہ بھی یاد رہے کہ اکٹھی ’’آمین‘‘ کہنے کا مفہوم یہ ہرگز نہیں ہے، کہ امام اگر سنّت کو سہواً یا عمداً ترک کر دے، تو مقتدی بھی آمین نہ کہے۔ بلکہ مقتدی کو سنّت پر عمل کرتے ہوئے، پھر بھی آمین کہنی چاہیے۔ صحیح حدیث میں وارد ہے

: «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي' صحیح البخاری، بَابُ الأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ، إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً، وَالإِقَامَةِ، وَكَذَلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ...الخ، رقم : ٦٣١

یعنی جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ٹھیک اسی طرح نماز پڑھو۔

توگویا آپﷺ نے فرمایا : کہ تم ہر دو صورت آمین بلند آواز سے کہو۔ نیز امام شافعی فرماتے ہیں :

’عَلٰی أَنَّ الْمَامُومَ يُؤَمِّنُ، وَلَوتَرَكَهُ الإِمَامُ سَهوًا، أَو عُمدًا‘ (الأم)

یعنی ’’مأموم (مقتدی) کو آمین کہنی چاہیے، اگرچہ امام بھول کر یا قصداً چھوڑ دے۔‘‘

اور سائل کے سنن کبریٰ کے حوالہ سے نقل کردہ الفاظ اصل میں نہیں ہیں اور اگر بالفرض یہ ثابت بھی ہو جائیں، تو ان کا مفہوم وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکا۔ کہ مقتدی کی ’’آمین‘‘ آگے پیچھے کی بجائے، امام کے ساتھ ہونی چاہیے۔ بلکہ امام بیہقی کے قائم کردہ عناوین اس پر دالّ (دلالت کرتے) ہیں، کہ امام اور مأموم (یعنی مقتدی) دونوں کو آمین کہنی چاہیے۔ (سنن کبریٰ) السنن الکبریٰ للبیهقی، باب التامین :٥٥، باب جهر الإمام بالتأمین :٥٦۔ و٥٨

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ: 423

محدث فتویٰ